اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو اپنی محبت اور عوامی مقبولیت عطا فرماتا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ الْوَدُودِ، جَعَلَ لِلْمُؤْمِنِينَ مَحَبَّةً فِي الْقُلُوبِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے بندوں کو اپنی اور اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی سچی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے صلے میں انہیں اپنی محبت سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے پھر اللہ جَلَّ جَلَالُهُ جس بندے سے محبت سے کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و محبت ڈال دیتا ہے اور آسمان و زمین میں اسکی مقبولیت کو عام فرمادیتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے : « إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ،

(١) الحشر : ١٨.

فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ»[1]. اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (اسکی اطلاع دیتے ہوئے) حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالی فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام آسمان والوں میں اعلان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہذا تم لوگ بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے الحاصل عوامی مقبولیت بہت بڑی سعادت ہے یہ اللہ تعالی کی رضامندی کی علامت ہے یہ اللہ کا فوری عطیہ اور دنیا میں ملنے والا نقدانعام ہے باری تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾[2]. بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے باری تعالی (لوگوں کے درمیان[3]) انکے لئے محبت پیدا فرمادیگا ، اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے سیدنا موسی عَلَيْهِ السَّلَام کو مخاطب فرماتے ہوئے اپنے اسی انعام کا تذکرہ فرمایا ہے: ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً

---

(١) البخاري : ٦٠٤٠ .

(٢) مريم : ٩٧.

(٣) تفسير الطبري :(٦٤١/١٥) وتفسير ابن كثير :(٢٦٩/٥) وغيرهما.

مِنِّي)[1]. اور میں نے اپنی طرف سے تم پر ایک محبوبیت نازل کردی تھی، یعنی میں نے تجھ کو اپنے بندوں کا محبوب بنادیا تھا[2]. چنانچہ جو شخص بھی موسی عَلَيْهِ السَّلَام کو دیکھتا ان سے محبت کرنے لگتا

محترم سامعین وحاضرینِ مجلس! آیئے ذراان اعمال وافعال پر غور کریں جو اللہ تعالی کو محبوب ہیں اور جنکے اہتمام کی اس نے ترغیب وتاکید فرمائی ہے اور ان پر عمل کی برکت سے بندے کو اللہ تعالی کی اور عام لوگوں کی محبت حاصل ہوتی ہے؟ تو جاننا چاہیئے کہ اعمال صالحہ کی متعدّد اور مختلف قسمیں ہیں اور ان کا دائرہ بہت وسیع ہے البتہ ان میں سب سے اولی اور افضل عمل، فرائض کو انکے اوقات مقررہ پر ادا کرنا ہے اور اللہ تعالی کے تمام احکام کو پورا کرنا ہے ، یقیناً جو بندہ فرائض وواجبات کی پابندی کرتا ہے اللہ کی سچی اطاعت کرتا ہے اس کی نافرمانی سے مکمل اجتناب کرتا ہے تو اس کو لوگوں کی محبت ملتی ہے اور عوام میں نیک نامی نصیب ہوتی ہے ایک عالم فرماتے ہیں جو بندہ اللہ تعالی سے قلبی تعلق رکھتا ہے اس کی مرضیات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالی مومنین کے قلوب کو اس کی طرف مائل کردیتا ہے اوران کے درمیان اس کی محبت کو پختہ فرمادیتا ہے[3] ایک بزرگ

---

(١) طه : ٣٩.
(٢) تفسير الطبري : (١٦/٥٨) ، وتفسير ابن كثير : (٥/٢٨٤).
(٣) تفسير ابن كثير : (٥/٢٦٩).

کا قول ہے کہ نیکی کی بدولت دل میں نور، چہرے پر نورانیت، رزق میں وسعت وبرکت اور عوامی محبوبیت نصیب ہوتی ہے[1]

مقبولیت اور نیک نامی کی تمنا کرنے والو! اسی طرح سلام کی سنت پر عمل کرنے سے لوگوں کے درمیان قلبی محبت پیدا ہوتی ہے سلام کی ابتداء کرنے والا خاص طور پر اللہ تعالی کی محبت اور رحمت خاص کا مستحق ہوتا ہے سلام سے پورے معاشرے میں خیر وبرکت اور الفت و محبت عام ہوتی ہے یہ باہمی الفت کا بنیادی سبب اور مودت ورحمت حاصل کرنے کی کنجی ہے[2] رسول رحمت ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[3]. اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہوجاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم میں باہمی محبت نہ ہو، کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمھارے درمیان محبت اور تعلق پیدا ہوجائے؟ (وہ عمل یہ ہیکہ) سلام کو آپس میں خوب

(١) شرح القسطلاني على صحيح البخاري (٣٤٤/٧) وتفسير ابن كثير :(٣٦١/٧).
(٢) شرح النووي على مسلم :(٣٦/٢).
(٣) مسلم : ٥٤، أبو داود : ٥١٩٣ ، وأحمد : ١٤٣٠ واللفظ لهما.

پھیلاؤ، غور فرمائیں کہ اس حدیث پاک میں کتنے موثراور خوبصورت انداز میں سلام کوعام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح جودو سخاوت اور رحمت وکرم باہمی الفت کا اہم ذریعہ ہے اس سے دلوں میں بڑا خوشگوار اثر قائم ہوتا ہے اس سے قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے اور عداوت ودشمنی کا خاتمہ ہوتا ہے[1]. باری تعالی نے فضل وعطا والوں کی تعریف فرمائی ہے اوران کے تمام معاملات کوآسان بنانے کا وعدہ فرمایاہے: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى * وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى * فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى)[2]. پس جس کسی نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا، اور تقوی اختیار کیا۔ اور سب سے اچھی بات کو دل سے سچ مانا توہم اس کے لئے راحت کی منزل آسان کردیں گے یعنی اللہ تعالی اس کیلئے ہر خیر کواور جنت تک پہونچانے والے اعمال کوآسان فرمادے گا [3] نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ فضل وکرم اور جود وسخاوت کے مقام عظیم پر فائز تھے چنانچہ آپ ﷺ بلاتفریق ہر ایک کے ساتھ رحمت وعطا کا معاملہ فرماتے آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ ساتھ غیروں پربھی رحمت وکرم فرماتے بلکہ دشمنوں پربھی آپ کی عنایت وبخشش ہوتی رہتی جس کی وجہ سے وہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا اور گرویدہ ہوجاتا حضرت صفوان ابن امیہ اپنے اسلام سے پہلے کا حال بیان کرتے ہیں کہ بخدا رسول اکرم ﷺ نے مجھ پر

---

(١) التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (٢١/١٨).
(٢) الليل : ٥ — ٧ .
(٣) تفسير الرازي : (٣١/ ١٨٣) بتصرف.

بے انتہا انعام واحسان فرمایا جبکہ میرے دل میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کی نفرت تھی مگر رحمت عالم ﷺ مجھ پر برابر لطف وکرم فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگئے اور آپ ﷺ کی محبت ہر ایک کی محبت پر غالب ہوگئی [1].

بلا شبہ شریف انسان کا دل فطری طور پر اپنے محسنین کی عظمت و محبت سے لبریز ہوتا ہے اور وہ کھلے دل سے ان کے احسان پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے، واضح ہو کہ احسان وکرم کی ایک پاکیزہ صورت ہدایا اور تحائف کا تبادلہ ہے اس سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان تعلق پختہ ہوتا ہے نبیٔ رحمت ﷺ ہر ایک کو خصوصی شفقت وکرم سے نوازتے لوگوں کا دل خوش کرنے کیلئے ان کا ہدیہ قبول فرماتے پھر ان کے ہدیہ کا بہترین بدلہ عنایت فرماتے [2]، آپ ﷺ نے ہمیں ہدیہ کے لین دین کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: « تَهَادُوا تَحَابُّوا» [3]. آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں باہم محبت پیدا ہوگی۔

رفیقانِ گرامی قدر! جن نیکیوں سے دلوں میں الفت و محبت مضبوط ہوتی ہے ان میں ایک اہم نیکی حسن اخلاق ہے یہ کمالِ ایمان کی علامت ہے اخلاق کریمانہ کی بدولت بندے کو دنیا اور آخرت میں رفعت وبلندی نصیب ہوتی ہے وہ لوگوں میں سب

---

(١) مسلم : ٢٣١٣.
(٢) الاستذكار (٨/٢٩٣).
(٣) البخاري في الأدب المفرد : ٥٩٤ .

سے محترم اور محبوب آدمی بن جاتا ہے اوراس سے ملنے والا اس سے حددرجہ مانوس ہوجاتا ہے نبیٔ کریم صاحبِ خُلُق عظیمﷺ کا فرمان عالیشان ہے:« إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، الْمُوَطَّئُونَ أَكْنَافًا، الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَيُؤْلَفُونَ»[1]. مومنین میں کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے بہتر ہیں جو تواضع اور خوش خُلقی اختیار کرنے والے ہیں جولوگوں سے الفت کرتے ہیں اور لوگ ان سے الفت و محبت کرتے ہیں، بلاشبہ جو بندہ اخلاق فاضلہ سے آراستہ ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ پاکیزہ گفتگو کرتا ہے تو لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی ملاقات سے خوش ہوتے ہیں: کسی نے کیا خوب بات کہی ہے کہ جس کی گفتگو شیریں اور نرم ہوتی ہے لوگ اس سے لازمی طور پر محبت کرنے لگتے ہیں عوام میں اس کو نیکنامی حاصل ہوتی ہے سارے لوگ اس سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں اور اس کو دوست بنانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہیں [2] ایسا بندہ سچ بولتا ہے جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے وعدہ وفائی کرتا ہے اور لوگوں سے کوئی لالچ اور حرص نہیں رکھتا ان سے ناحق فائدہ اٹھانے کے چکر میں نہیں رہتا بلکہ ان کے مال ودولت سے بے نیاز رہتا ہے یقیناً دنیا سے بے رغبتی اور لوگوں کے مال ومنال سے بے نیازی بہت اعلی صفت ہے ایک

---

(١) الطبراني في الصغير : ١/٣٦٢.
(٢) التيسير بشرح الجامع الصغير :(١/٤٣٤).

صاحب نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا کوئی عمل بتلا دیجئے کہ جب میں اس کو کروں، تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے، اور اللہ کے بندے بھی مجھ سے محبت کریں تو نبیٔ رحمت ﷺ نے ان سے فرمایا: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ»[1] دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور بے رخی اختیار کرلو، تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا، اور جو (مال وجاہ) لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیازی اور بے رُخی اختیار کرلو، تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے الہ العلمین ہم کو بھی اپنی محبت وعنایت سے نوازدے اور لوگوں میں مقبولیت اور نیک نامی عطا فرمادے، ہم کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرما اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُحْسِنِينَ، وَاكْتُبْ لَنَا مَوَدَّةً فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ، وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَتَآلُفَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَوَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،
وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) ابن ماجه: ٤١٠٢.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ، وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ : میرے عزیزدوستو! جن اخلاق کریمانہ سے اللہ کی محبت نصیب ہوتی ہے ان میں ایک اہم خصلت رواداری اور وسیع القلبی ہے یقیناً پاکیزہ معاشرت، میل محبت، نرمی و مہربانی، کمزوروں کا تعاون، فقیروں اور مسکینوں کی مدد، یہ سب بہت اعلی اور محبوب اعمال ہیں باری تعالی نے ان پر اجرِعظیم کا وعدہ فرمایا ہے نبیٔ کریم ﷺ نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا»(۱). اللہ تعالی کو لوگوں میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہے جو لوگوں کیلئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل، کسی مسلمان کو خوش کردینا ہے یا اس سے کسی تکلیف کو دفع کردینا ہے یا اسکی طرف سے قرض ادا کردینا ہے یا

(۱) المعجم الصغير للطبراني :(۲/۱۰٦).

اسکی بھوک مٹادینا ہے، الحاصل مذکورہ تمام اعمال محبت الٰہی اور نیکنامی کا ذریعہ ہیں ان کی بدولت ایسا پاکیزہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں لوگ جسمِ واحد کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ الفت و محبت اور تعاون و تراحُم کا معاملہ کرتے ہیں اور کرم و شفقت کا ہاتھ بڑھاکر مجبوروں اور محتاجوں کی مدد کرتے ہیں نیکی اور بھلائی کو عام کرتے ہیں اس طرح پورا معاشرہ خیر وبرکت الفت و محبت اور کامیابي و کامرانی سے ہمکنار ہوتا ہے اور تائیدالٰہی کی دولت سے مالامال ہوتا ہے اله العلمین ہمارے معاشرے کو الفت و محبت سے معمور فرمادے ہم کو اپنے معاشرے ترقی اور لوگوں نیک بختی کیلئے کام کرنیکی ہمت عطافرما ہماری عبادت و تلاوت اذ کار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما اپنے احکام اور نبیٔ کریم ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما ہم کو دنیا اور آخرت کی کامیابي عطافرما اور جنت الفردوس میں ٹھکانہ عطافرمادے *** ** ***

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَيقِينًا، وَعوْنًا وَتوْفِيقًا، وَمحَبَّةً وَتَلاحُمًا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي أَوْلَادِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ فِي بُيُوتِنَا ووطَنِنا، وَاجْعَلْنَا بَارِّينَ بِآبَائِنَا، وَاصِلِينَ لِأَرْحَامِنَا.

اللَّهُمَّ وفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِك، وَوفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ احْفَظْهُمْ بِحِفْظِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو اپنی محبت اور عوامی مقبولیت عطا فرماتا ہے